رنگ جب محشر میں لائے گی تو اُڑ جائے گا رنگ
یہ نہ کہیئے سُرخیٔ خونِ شہیداں کچھ نہیں!

شاہ اسمٰعیل محدث دہلویؒ

شہید بالاکوٹ ۱۲۴۶ھ ۱۸۳۱ء

علمائے محتاطین انہیں کافر نہ کہیں یہی صواب ہے، وھو الجواب وبہ یُفتیٰ وعلیہ الفتویٰ وھو المذھب وعلیہ الاعتماد وفیہ السلامہ والسواد یہی جواب ہے یہی فتوے دیا جائے گا۔ اور اسی پر فتوے ہے اور یہی ہمارا مذہب اور اسی پر اعتماد اور اسی میں سلامتی ہے اور اسی میں استقامت ہے،

مولانا احمد رضا خاں بریلوی
تمہید ایمان ص ۴۲ مطبوعہ ۱۳۲۶ھ

تالیف: پروفیسر علامہ خالد محمود ایم۔ اے، پی ایچ، ڈی

شائع کردہ: مکتبہ دار المعارف ؛ اردو بازار لاہور

اشاعتِ اوّل ۱۹۷۵ء

اشاعتِ دوم ۱۹۷۸ء

اشاعتِ سوم ۱۹۸۰ء

اشاعتِ چہارم ۱۹۸۶ء

تعداد ۱۰۰۰

طابع .... دارالمعارف

اردو بازار۔ لاہور

ENGLAND

19-CHORLTON TERRACE UPPERBROOK

STREET MANCHESTER.13 ENGLAND

15 WOODSTOCK ROAD BIRMINGHAM.12

محمد زاہد ناظم دارالمعارف
الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور

تاریخِ اسلام کا المیہ ـــــ سکھوں کو اہلِ خیر کہنے والے مسلمان

حضرت مولانا اسمٰعیل سکھوں سے لڑتے ہوئے میدانِ جنگ میں شہید ہوئے۔ جنگِ آزادی کے اس انجام پر سکھ اور انگریز تو خوش تھے ہی، مولوی احمد رضا خاں صاحب نے بھی اپنے وقت میں ان سکھوں کی پوری تائید کی اور وحدتِ اسلامی اور مسلمانوں کی غیرتِ ملی کا مذاق اڑایا۔ آپ نے ان سکھوں کو اہلِ خیر کہا جنھوں نے حضرت شاہ اسمٰعیل محدث دہلوی کو قتل کیا تھا خانصاحب لکھتے ہیں:

وہ جسے وہابیہ نے دیا ہے لقب شہید و ذبیح کا
وہ شہیدِ لیلیٰ نجد تھا وہ ذبیحِ تیغِ خیار ہے[1]

(سلیس) جسے وہابیہ اسمٰعیل شہیدؒ کہتے ہیں وہ تو نجد کی کسی محبوبہ کے عشق میں مارا ہوا تھا، اُسے اچھے لوگوں کی تلوار نے ذبح کیا ہے (معاذ اللہ)

مقامِ عبرت ـــــ مولوی احمد رضا خاں بریلوی کہتے ہیں کہ مولانا اسمٰعیل محدث دہلویؒ کو اچھے لوگوں نے قتل کیا تھا۔ ذبیحِ تیغِ خیار میں سکھوں کو اچھے لوگ (خیار) کہا گیا ہے، جو لوگ آزادی کے اس کٹھن مرحلہ پر بھی مسلمانوں کے مقابلے میں سکھوں کو اہلِ خیر سمجھیں ان کے دین و آخرت پر افسوس کے سوا اور کیا کیا جا سکتا ہے

سکھوں کو اہلِ خیر کہنے پر ہی اکتفا نہیں کی، ان کی حکومت کو حکومتِ الٰہیہ کہا اور حضرت مولانا اسمٰعیل شہیدؒ کو حکومتِ الٰہیہ کا باغی ـــ فیا للعجب شبیر حسن مُرادآبادی مولانا احمد رضا خاں سے نقل کرتے ہیں:

سید احمد قتیل اور اسمٰعیل قتیل کو حکومتِ الٰہیہ کی مخالفت جیسے عظیم جرم کی پاداش میں کتوں بلکہ خنزیروں کی موت نصیب ہوئی۔[2] استغفر اللہ العظیم

---

[1] حدائق بخشش حصہ اص ۵۸

[2] روزنامہ جنگ راولپنڈی ۱۵ جون ۱۹۶۳ء

مولانا شہیدؒ کی تصنیفات

حضرت شاہ اسمٰعیل شہیدؒ کی کتابوں میں تقویۃ الایمان، تذکیر الاخوان، منصب امامت اور ایضاح الحق الصریح فی احکام المیت والضریح اور عبقات معروف ہیں، آپ کی مثنوی سلک نور آپ کے ذوقِ شعری کی یادگار ہے۔ فنون کی کتابوں پر آپ نے علمی حاشیے بھی تحریر فرمائے، مگر افسوس کہ وہ ۱۸۵۷ء میں ضائع ہو گئے۔ ۱؎

صراطِ مستقیم آپ کے شیخ طریقت حضرت سید احمدؒ خلیفہ حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کے ارشادات کا مجموعہ ہے جس کے مقدمہ باب اوّل اور باب چہارم کو مولانا اسمٰعیل شہیدؒ نے اور باب دوم اور باب سوم کو حضرت مولانا عبدالحیؒ نے قلمبند فرمایا تھا۔ صراطِ مستقیم حضرت سید صاحبؒ کے ارشادات اور ملفوظات کا مجموعہ ہے، اسے مولانا شہیدؒ نے مرتب کیا تھا۔ تقویۃ الایمان میں زیادہ تر توحید ربانی کا بیان ہے، منصب امامت میں انبیاء کرام اور ائمہ و اولیاء کی رفعت و عظمت اور امامت و خلافت پر نہایت بلند پایہ تبصرے ہیں۔ ایضاح الحق الصریح نہایت بلند پایہ علمی کتاب ہے، عبقات بھی ایک علمی شاہکار ہے۔ حضرت شاہ اسمٰعیل شہیدؒ کے عقائد و نظریات معلوم کرنے کے لیے ان تمام کتابوں کو دیکھنا چاہیئے۔ صرف تقویۃ الایمان دیکھ کر اور اسے بھی بالاستیعاب نہیں چند جستہ جستہ کٹی عبارات سے دیکھ کر اتنے بڑے عالم اور ولی کامل کے عقائد کا تجزیہ کرنے بیٹھ جانا عدل و انصاف سے دور ہے اور نہ یہ اہلِ علم کا دستور ہے، ان کتابوں کو غور سے دیکھیں بالاستیعاب دیکھیں اور بار بار دیکھیں اور پھر دیکھیں کہ حضرت شاہ صاحبؒ کا دل انبیاء کرام اور اولیاء اللہ کی عظمت و محبت سے کس قدر معمور تھا۔ توحید خالص کے بیان اور شرک کی مذمت کو انبیاء و اولیاء کی توہین سمجھنے لگ جانا ایک بڑی غلطی اور حماقت ہے۔ مسلمان جب یہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ خدا کے بیٹے اور شریک نہیں تو نادان عیسائی اسے حضرت عیسیٰ کی توہین سمجھنے لگ جاتے ہیں۔

۱؎ از اکمل البیان ص۵۴

ملحوظ رہے کہ یہ کتابیں حضرت مولانا اسمٰعیل شہید کی ہی ہیں، البتہ تقویۃ الایمان کے بارے میں اختلاف ہے کہ وہ آپ کی کتاب ہے یا اُسے محض آپ کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے۔ اعتراض کرنے والوں کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ اس کا پیرایہ بیان مولانا شہید کی دُوسری کتابوں کا سا نہیں۔ مولانا کی دوسری کتابیں حکیمانہ انداز کی ہیں اور ان میں خاندانِ ولی اللہی کی پُوری جھلک ملتی ہے۔ مگر اس کا انداز محدثانہ ہے اور عقائدِ فاسدہ کے اپریشن میں نشتر تیز رکھا گیا ہے پھر اس کے نسخے بھی کئی ہیں، نہیں کہا جاسکتا کہ کونسا نُسخہ ان کی تالیف ہے۔ ہم نے عام شہرت کی بناء پر اسے مولانا شہیدؒ کی کتابوں میں لکھ دیا ہے۔

مولانا شہید کی کتابوں میں منصبِ امامت اس درجے کی کتاب ہے کہ محققین نے اسے افلاطون کی کتاب جمہوریہ سے بہتر قرار دیا ہے ــــ مولانا عبیداللہ سندھیؒ فرماتے ہیں۔

ان کتاب منصب امامت لمولٰنا اسمٰعیل الشہید احسن من جمہوریۃ افلاطون[1]

اس میں انبیاء و صدیقین، شہداء و صالحین اور دیگر برگزیدگان ذاتِ الٰہی کا اس انداز میں ذکر کیا گیا ہے کہ ایک ایک سطر سے مقامِ ولایت کے چشمے پھُوٹتے ہیں۔

حضرت مولانا اسمٰعیل شہید کے عقائد کو تفصیلاً معلوم کرنے کے لیے ان کی کتابوں کی بہت سی جزئیات عظیم رہنمائی بخشتی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ایک راسخ العقیدہ سنی عالمِ دین تھے اور آپ کا توحیدِ خالص اور عظمتِ رسالتؐ پر پورا پورا ایمان تھا اگر کوئی عبارت پیچیدہ دکھائی دے تو اسے ان دوسری صریح عبارات کی روشنی میں بہت آسانی سے حل کیا جاسکتا ہے۔

---

[1] رسالہ فی مصطلح الحدیث ص۲۹ من افادات الامام عبیداللہ السندھی املاہا علی العلامہ الشیخ عبداللہ اللکلینی الشافعی۔

ہاں جو لوگ نادانی میں انہیں پکارنا شروع کر دیں ان سے مرادیں مانگیں اور یہ عقیدہ رکھیں کہ یہ اپنے ارادہ و اختیار سے ہماری مدد کرتے ہیں تو یہ بے شک ایک بھٹکی راہ ہے تاہم یہ اپنی جگہ واضح ہے کہ مولانا اسمٰعیل شہیدؒ ان تمام روحانی کمالات اور اسرار کونیہ کے قائل تھے۔

توحید سے متعلق یہ چند امور بنیادی حیثیت رکھتے تھے اس لیے ان کی کچھ وضاحت کر دی گئی ہے جو لوگ اسلام کے عقیدۂ توحید میں ترمیم کر رہے تھے مولانا سمٰعیل شہیدؒ کا بیان توحید ان پر ضرب کاری تھا، انتقامی جذبے کے ساتھ انھوں نے مولانا شہیدؒ کے خلاف یہ کارروائی کی کہ ان کے بیانِ توحید کو انبیاء علیہم السلام کی شان میں تنقیص کہنا شروع کر دیا حالانکہ اللہ عزّ وجل کی توحید میں انبیاء و مرسلین کی ہرگز توہین نہ تھی۔ اسلام کے عقیدہ توحید کو انبیاء علیہم السلام کی شان سے ٹکرانے کی بدعت مولانا شہیدؒ کے نادان مخالفین کی ایجاد ہے۔

پیغمبروں کی شان کے بارے میں

اب ہم اس بات کی وضاحت کریں گے کہ انبیاء علیہم السلام کی شان کے بارے میں مولانا سمٰعیل شہیدؒ کا عقیدہ کیا تھا۔ اس کے بعد ان چند الزامات کی وضاحت کی جائے گی جو توحید و رسالت کے اس فرضی تصادم میں جھوٹے الزام لگانے والوں نے تفریقِ اُمت کے لیے پیدا کر رکھے ہیں۔ حضرت مولانا اسمٰعیل شہیدؒ کے ہاں جس طرح توحید باری تعالیٰ پر اعتقاد ضروری ہے رسالت کے بارے میں بھی آپ اسی ضرورت کا احساس رکھتے ہیں۔